افادات و ملفوظات

دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ حضرت مدنی ؒ کا خصوصی تعلق

ارشاد فرمایا۔ کہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری ؒ کو ہم خدام دارالعلوم کے سالانہ جلسہ پر بلایا کرتے تھے۔ ہمارا کوئی سالانہ جلسہ ان کے بغیر نہ ہوتا تھا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ حضرت پر فالج کا حملہ ہوا۔ میں خود لاہور ان کو جلسہ پر مدعو کرنے کے لئے حاضر خدمت ہوا۔ آپ سے ملاقات ہوئی اور جلسہ کے لئے تشریف آوری کی درخواست پیش خدمت کی۔ آپ اس پر مجھ کو اپنے مخصوص کمرہ میں لے گئے۔ بجز میرے اور آپ کے وہاں اور کوئی نہیں تھا۔

آپ نے الماری سے رومال میں ملفوف کوئی چیز بڑے احترام سے نکالی۔ میں حیران تھا کہ یہ کیا چیز ہے جس کا حضرت اس قدر اہتمام کر رہے ہیں۔ آپ نے میرے سامنے اس رومال سے ادب و اکرام سے ایک خط نکالا اور فرمایا کہ یہ شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ کا خط ہے۔ تحریر فرمایا ہے کہ دارالعلوم حقانیہ میرا اپنا مدرسہ ہے۔ آپ اس کی ہر قسم کی سرپرستی کریں گے اس لئے میں اگرچہ بیمار ہوں لیکن دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ کے لئے جانے پر مجبور ہوں۔ اور آپ بیماری اور نیم جسم کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ تشریف لے آئے۔

مگر رات کو تقریر فرمانے کے بعد غائب ہوگئے۔ ہم ساری رات ان کو تلاش کرتے رہے۔ صبح معلوم ہوا کہ آپ نے رات شہر کی کسی مسجد میں گذاری تھی۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ ایک بار مرکز علم دارالعلوم حقانیہ میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب ؒ تشریف لائے تھے۔ تو دارالعلوم کے دارالحدیث میں تقریر کے دوران ارشاد فرمایا کہ میں یہاں یہ محسوس کرتا ہوں جیسا کہ میں دارالعلوم دیوبند میں ہوں اور دارالعلوم حقانیہ

بجا طور پر دیوبند ثانی ہے۔

جہادِ افغانستان جہادِ افغانستان کے تذکرہ کے وقت فرمایا کہ دلی خواہش تو یہ ہے کہ جہاد میں میری رگ رگ قربان ہو جائے مگر کیا کریں ضعف و پیرانہ سالی ہے۔ فرمایا عمر بن عبدالعزیزؒ جو امت محمدیہ میں پہلے مجدد ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایک سنت کے احیاء میں عمر بن عبدالعزیز کا سارا بدن قیمہ قیمہ ہو جائے تو یہ عمرؒ کی کامیابی ہو گی۔ اور جہادِ افغانستان میں تو تمام دین کا احیاء مقصود ہے تو یہاں جان دینے میں کیونکر کامیابی نہ ہو گی۔

فرمایا، اگر افغان عوام کا موجودہ جہاد نہ ہوتا تو ہمارے اور تمہارے چہرہ پر ریش مبارک نہ ہوتی۔ روسی اسے بھی جبراً منڈوا لیتے۔ نہ مدرسے ہوتے اور نہ مساجد ہوتے۔ مدارس اور طلباء و علماء کا وجود اس جہاد کی برکت سے قائم اور باقی ہے۔ اس لئے اس جہاد میں جتنی بھی قربانی دی جائے کم ہے۔

معرکہ حق و باطل تحریک نفاذ شریعت کی حمایت اور بعض لوگوں کی جانب سے شریعت بل کی مخالفت کے بارہ میں فرمایا کہ یہ ابتلاء ہے۔ فرمایا، کہ اگر بیک آواز بغیر کسی اختلاف کے اسلام نافذ ہوتا تو پھر جہاد مدارس و طلباء کی ضرورت کہاں ہوتی۔

فرمایا! کہ جس طرح انجن آگ اور پانی سے چلتا ہے بعینہ اسی طرح دنیا کا انجن حق کے پانی اور باطل کی آگ سے چلتا ہے۔ چنانچہ آخر میں جب باطل بغیر حق کے رہ جائے گا۔ تو دنیا کا یہ انجن رک جائے گا اور دنیا فنا ہو کر قیامت قائم ہو جائے گی۔

حضرت ابن عباسؓ کی نصیحت فرمایا کہ غالباً حضرت ابن عباسؓ نے دو نوجوان طالب علموں کو نصیحت کرتے وقت، فرمایا کہ انتما عالجان فعالجا عن دینکما یعنی میں تو بوڑھا ہوں اور آپ نوجوان ہیں قوت والے ہیں زور اور طاقت والے ہیں لہذا دین سے مدافعت کر کے خدمت دین کو اپنا شیوہ بنائیں۔

دولت و ثروت اور دینداری کا اجتماع جناب ملک محمد ایوب میاں شاہ کا تذکرہ شروع ہوا ملک صاحب مولانا رسول خان صاحب کے مرید تھے مولانا رسول خان صاحب حضرت دامت برکاتہم کے مشفق اساتذہ میں سے تھے۔ ملک صاحب نہایت دولتمندی کے باوجود علماء و صلحاء سے بڑی عقیدت و محبت رکھتے تھے اور نہایت متواضع تھے۔ تو فرمایا کہ ثروت و دولت کے ساتھ جب دینداری اور تواضع جمع ہو جائے تو یہ بہت بڑا رتبہ ہے۔ من تواضع اللہ رفعہ اللہ۔